ولی کامل

مولانا سید چراغ الدین شاہ ہزاروی

حضرت مولانا عبدالحق ؒ ایک عظیم محدث، ولی کامل، مستجاب الدعوات بزرگ جو پاکستان کی سب سے بڑی اسلامی یونیورسٹی جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے بانی اور موسس تھے۔ جو شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، شاہ عبدالعزیز، شاہ محمد اسحاق مولانا عبدالحق محدث دہلوی کے سچے وارث تھے، جو شیخ العرب والعجم سید حسین احمد مدنی ؒ کے جانشین اور عرب عجم کے اکثر علماء کے بالواسطہ یا بلاواسطہ اُستاذ تھے۔

جنہوں نے پاکستان، افغانستان، ایران اور شمالی علاقہ جات میں علم کے مینار روشن کرکے دین محمدی سے عوام و خواص کو روشناس کرایا۔

جن کے جانشین مفکر اسلام قائد جمعیۃ مولانا سمیع الحق استاذ العلماء مولانا انوار الحق اور ہزاروں تلامذہ ہر باطل قوت کے مقابلے میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار ثابت ہوئے۔

جو جہاد افغانستان کے بانی اور سرپرست تھے جہاد کے اکثر کمانڈر اور مجاہدین دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء تھے۔

جنہوں نے مفتی اعظم مولانا مفتی محمود ؒ، مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزاروی ؒ سے مل کر پارلیمنٹ کے اندر اور باہر نظام اسلام کے لیے گراں قدر کارنامے سرانجام دیئے۔

جن کی شرح ترمذی حقائق السنن اپنی جامعیت، استنباط و استخراج مسائل اور افادیت و نافعیت میں اپنی مثال آپ ہے۔

جن کی دعوات حق قلوب کو مسخر کرنے والی کتاب ہے۔

جن کے ادارہ موتمر المصنفین کی بیسیوں مطبوعات بالخصوص آپ کے تلمیذ رشید مولانا عبدالقیوم حقانی کی تصنیفات ایک دنیا میں فکری انقلاب پیدا کرچکی ہیں۔

جن کی قربانیوں اور کوششوں سے مسئلہ قادیانیت حل ہوا۔

جن کی سرپرستی اور محنت سے سینٹ میں قائد جمعیۃ مولانا سمیع الحق اور مولانا قاضی عبداللطیف کا پیش کردہ شریعت بل بالاتفاق پاس ہوا۔

جو شیخ المشائخ امام العلماء مرشدنا و شیخنا شیخ العرب والعجم حضرت مولانا پیر محمد عبدالمالک صدیقی رحمہ اللہ علیہ اجلہ خلفاء میں تھے۔

جس نسبت سے وہ مجھ جیسے ناکارہ پر ہمیشہ شفقت فرماتے تھے میری درخواست پر ہمیشہ میرے مدرسہ جامعہ حنفیہ انوار العلوم اور جامعہ سراجیہ نظامیہ راولپنڈی کے سالانہ دستار بندی کے جلسوں اور ختم بخاری شریف کی تقریبات میں تشریف لایا کرتے تھے، ان کے مستجاب الدعوات ہونے کا ایک چشم دید واقعہ یہ ہے کہ وہ ۱۹۸۲ء میں جامعہ سراجیہ نظامیہ میں بعد از نماز جمعہ دارالحدیث کا سنگِ بنیاد رکھنے کے لیے تشریف لائے، جن کے ہمراہ ان کے جانشین حضرت مولانا سمیع الحق، مولانا قاری سعیدالرحمان اور دیگر راولپنڈی کے سینکڑوں علماء کرام بھی شرکت فرما ہوئے، اس وقت مدرسہ کی انتظامیہ کے پاس دارالحدیث کی تعمیر کے لیے کوئی ظاہری وسائل نہیں تھے۔ حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے سنگِ بنیاد کی تقریب کے اختتام پر جو دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ غائبانہ اسباب سے اس کو پایہ تکمیل تک پہنچادیں، اسی رات ایک صاحب تشریف لائے اور دارالحدیث کے تمام اخراجات اپنے ذمے لے کر اس کی تعمیر کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔

بقیہ : خراج عقیدت

سنایا کہ جمعیۃ علماء اسلام کے دو دھڑوں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے انہیں دریافت کرنے پر بتایا گیا کہ مولانا سمیع الحق صحیح راہ حق پر ہیں تو اس وقت سے مجھے حضرت مولانا سمیع الحق میں حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کی جانشینی کے صحیح خدوخال دکھائی دیئے اور راقم الحروف اس وقت سے ہی موجودہ سیاسی پالیسی پر گامزن ہے۔

میری بساط نہ تھی کہ اس عبقری شخصیت پر کچھ لکھوں لیکن میرے برادر محترم مولانا عبدالقیوم حقانی کے بار بار اصرار نے مجھے چند سطور لکھنے پر مجبور کیا اور اس تعمیل ارشاد میں یہ چند سطریں ہدیہ عقیدت کے پیش کر رہا ہوں۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف